بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔14 مدیر۔نعیم احمد نیّرؔ کتابت و ڈیزائننگ؛ رشید الدین، عاصم شہزاد، ماہ صلح 1388 ہجری شمسی، بمطابق جنوری،فروری 2009ء شمارہ نمبر1

قرآن کریم

(ترجمہ)۔''یہ وہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض (دوسروں) پر فضیلت دی۔بعض ان میں سے وہ ہیں جن سے اللہ نے (رُوبرو) کلام کیا۔اور ان میں سے بعض کو (بعض دوسروں سے) درجات میں بلند کیا۔اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلی کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس سے اس کی تائید کی۔اور اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ جو ان کے بعد آئے آپس میں قتل وغارت نہ کرتے ،بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں آچکی تھیں۔لیکن انہوں نے باہم اختلاف کئے۔پس ان میں سے تھے جو ایمان لائے اور وہ بھی تھے جنہوں نے کفر کیا۔اور اگر اللہ چاہتا تو وہ باہم قتل وغارت نہ کرتے۔لیکن اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔''

(سورۃ البقرۃ،آیت 254،ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حدیث حضرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم قریباً چالیس افراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے۔آپؐ نے فرمایا کیا تم راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک چوتھائی ہو۔ہم نے کہا جی ہاں۔پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی ہو جاؤ؟ ہم نے کہا جی ہاں۔آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کے نصف ہوگے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں صرف فرمانبردار نفس ہی داخل ہوگا اور تمہاری اہل شرک میں وہی نسبت ہے جو سیاہ بیل کی جلد میں ایک سفید بال کی ہے یا سرخ بیل کی جلد میں ایک کالے بال کی ہے۔

(صحیح مسلم،جلد اوّل''نور فاؤنڈیشن''صفحہ 253)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اِمَامُکُم مِنۡکُمۡ صاف طور پر یہی ظاہر کرتا تھا کہ آنے والا امام تم میں سے ہی ہوگا مگر یہ اس پر راضی نہیں ہوتے۔یہ اُمّت کو شرّا لاُمَم اور یہودی بنا کر تو خوش ہو جاتے ہیں لیکن مسیح اور امام کا آنا اس امت سے تسلیم نہیں کرتے۔اب یا تو حضرت مسیح کی نسبت یہ اقرار کریں کہ وہ گمراہ ہیں (معاذ اللہ) جیسا کہ عیسائیوں نے اقرار کر لیا کہ وہ ملعون ہیں (نعوذ باللہ) عیسائیوں نے لعنتی تو ان کو کہہ دیا مگر لعنت کے مفہوم سے بے خبر ہیں۔اگر ان کو پہلے خبر ہوتی کہ لعنت کا یہ مفہوم ہے تو کبھی نہ کہتے۔

میں نے فتح مسیح کو لکھا کہ لعنت کا مفہوم تو یہ ہے کہ ملعون راندۂ درگاہ ہو اور خدا اس سے بیزار اور وہ خدا سے بیزار ہو اور شیطان سے جا ملے۔اب بتاؤ کہ تم مسیح کے لیے یہ لفظ تجویز کرتے ہو؟ تو آخر وہ جواب نہ لکھ سکا۔اور حقیقت میں اس کا جواب ہے ہی نہیں۔انہوں نے غلطی سے لعنت کے مفہوم سے بے خبر رہ کر یہ لفظ ان کے لئے تراش لیا۔اب جو خبر ہوئی تو فکر پڑی کہ کیا کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم۔صفحہ 431)

روٹلینگن میں مختلف تنظیموں کے درمیان تعارفی پروگرام

مورخہ 17 جنوری 2009ء کو روٹلینگن (Reutlingen) شہر میں ACK تنظیم کے تحت ایک پروگرام کا انعقاد ہوا جس کا مقصد مختلف تنظیموں کا آپس میں مل بیٹھنا اور ایک دوسرے کا تعارف حاصل کرنا تھا۔اس پروگرام میں جماعت احمدیہ کے علاوہ پانچ مسلم اور تین کرسچن تنظیموں نے شمولیت اختیار کی پروگرام میں مختلف تنظیموں کا ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ اور مل کر کام کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے مربی سلسلہ مکرم محمد احمد راشد صاحب، مکرم بشارت احمد گل صاحب لوکل امیر، مکرم حامد محمود صاحب سیکرٹری تبلیغ، اور خاکسار نے شرکت کی۔مکرم مربی صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا، جماعت کی امن پسند پالیسی، خاص طور پر ماٹو''محبت سب کے لئے ،نفرت کسی سے نہیں'' پر روشنی ڈالی۔

لوکل امیر صاحب نے جماعت کے پروگرامز، نماز سنٹر کی افادیت، بچوں و نوجوانوں کے تربیتی پروگرامز اور شہر کی انتظامیہ سے تعاون کے بارے میں بتایا۔

سیکرٹری تبلیغ صاحب نے جماعت کی ذمہ داری پر روشنی ڈالی اور مزید تعارف کروایا۔

افریقہ (Togo) کی ایک مسلمان تنظیم سے خوشکن تعارف ہوا اور مزید تعلقات کا سلسلہ جاری ہوا۔

انتظامیہ کی طرف سے ترکی ہوٹل سے لایا گیا مسلم طریق پر تیار کیا ہوا کھانا پیش کیا گیا۔

(رپورٹ۔عبدالمجید خان جنرل سیکرٹری لوکل امارت روٹلینگن)

ایک مخلص احمدی کی بورے والا ضلع وہاڑی میں شہادت

ہمارے چھوٹے بھائی مکرم محمد غضنفر چٹھہ انسپکٹر نظارت مال آمد مورخہ 18 نومبر 2008ء کو بورے والا ضلع وہاڑی میں اپنے دفتر کی طرف سے دورہ پر تھے کہ دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے آپ کو شہید کر دیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی اور واقفِ زندگی تھے اور 55 سال کی عمر میں میدانِ عمل میں شہادت کا اعزاز پایا۔آپ کی نمازِ جنازہ مورخہ 21 نومبر کو نمازِ جمعہ کے بعد مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔آپ نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا عزیزم عبدالحئی چٹھہ طالبِ علم جامعہ احمدیہ ربوہ اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔سب طالبِ علم اور غیر شادی شدہ ہیں حضورِ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تعزیتی پیغام میں فرمایا''کہ شہادت تو بہت بڑا انعامِ الٰہی ہے۔اللہ کرے کہ یہ اعزاز آپ کے خاندان کیلئے بیشمار برکتوں کا موجب بن جائے حضور انور نے خطبہ جمعہ مورخہ 21 نومبر 2008ء میں آپ کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا''میں اس کو جماعتی شہادت سمجھتا ہوں۔اللہ تعالیٰ اُن سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے''۔جمعہ کے بعد نمازِ جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے شہید بھائی کے درجات بلند کرے۔اُن کی بیوہ اور بچوں

باقی صفحہ ۳ پر

اولڈ بوائز تعلیم الاسلام کالج ایسوسی ایشن کے عہدہ داران کا انتخاب

جرمنی میں حضور انور کی منظوری سے قائم تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن نے 29 نومبر 2009ء کو اپنے اجلاس عام میں آئندہ تین سال کے لئے درج ذیل عہدہ داران کا انتخاب کیا ہے۔

صدر ۔عرفان احمد خان

نائب صدر ۔ عبدالمجید طاہر

سیکرٹری ۔سیّد محمد احمد گردیزی

فنانس سیکرٹری۔مبشر احمد کاہلوں

ممبران ورکنگ کمیٹی۔مسرور احمد باجوہ۔خلیق اختر بسراء۔ شیخ منصور احمد۔سیّد محمود زمان عباسی۔سلیم الدین خان۔ حمید اللہ ظفر۔مخدوم شاہد تواب۔

حاضرین نے متفقہ طور پر پروفیسر حمید احمد چوہدری صاحب کو وایسوسی ایشن کا سرپرست مقرر کیا ہے۔

ایسوسی ایشن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کئے ہوئے وعدہ کے مطابق 2007ء اور 2008ء میں کُل تین لاکھ روپے سے زائد جماعت کی سکالرشپ سکیم میں ارسال کئے ہیں۔

(رپورٹ۔عرفان احمد خان،صدر ایسوسی ایشن)

قسط پنجم

گلاب چہرے

(منور احمد خالد، کوبلنز، جرمنی)

بینن

ہم بینن کے جنوب میں ساحل سمندر کے قریب قریب سفر کر رہے تھے۔ بینن کی زیادہ تر آبادی جنوبی ساحلی علاقہ میں ہی آباد ہے۔ دو بڑے شہروں Kotono اور Porto Nova میں ملک کی 80 فیصد آبادی رہتی ہے۔ دارالخلافہ Portonovo جبکہ سب سے بڑا شہر Kotono ہے۔

سرحد سے چلے تو سڑک کے ساتھ ساتھ آبادی اور گاؤں ختم ہونے کا نام ہی نہ لیتے تھے اور ہر گاؤں کے سپیڈ بریکر بدمزگی پیدا کر رہے تھے یہاں تک کہ Kotono آ گیا۔ Kotono کی سڑکوں پر موٹر سائیکلوں کا سیلاب دیکھ کر بڑا عجیب لگا۔ جس طرف جس سڑک پر نظر جاتی موٹر سائیکل ہی موٹر سائیکل۔ بعد میں پتہ چلا کہ اِن میں اکثر بطور ٹیکسی چلتے ہیں۔ سنگل سواری کے لئے تیز اور سستی سواری واقعی کمال ہے۔ ہم نے بھی بعد میں ہوٹل سے مشن ہاؤس اور مشن ہاؤس سے ہوٹل آنے جانے کے لئے اس سستی سواری کو معمول بنالیا اور خوب فائدہ اُٹھایا۔ بس ہم Doogi دوجی کہتے تو مشن ہاؤس پہنچ جاتے کہ مشن ہاؤس کا علاقہ دوجی کہلاتا ہے اور اگر دوجی کے ساتھ احمدیہ بھی لگا دیتے تو پھر موٹر سائیکل سیدھا مشن ہاؤس کے دروازے پر آکر رکتا۔ معلوم ہوا بورکینا فاسو کے دارالحکومت واگا ڈوگا Ougadougou (اُوآ گا ڈوگو) میں اس سے بھی زیادہ موٹر سائیکل ہیں اور اکثر افریقی ممالک میں یہ بطور ٹیکسی استعمال ہوتے ہیں۔ بینن میں مکرم اصغر علی صاحب وہاں کے امیر ہیں۔ افریقہ کے نقشہ میں Benin ایک چھوٹے افریقہ کی مانند ہے۔ آبادی 85 لاکھ ہے جو جنوبی دو شہروں میں رہتی ہے۔ اس کا پرانا نام Dahomi تھا اور یہ بہت بڑی سلطنت تھی۔ لوگ سپاہیانہ مزاج رکھتے ہیں۔ عورتیں بھی فوج میں شامل تھیں۔ انسانی قربانی کا رواج عام تھا تعطیلات اور مذہبی تہواروں پر سینکڑوں انسانوں کو قربان کر دیا جاتا تھا اور پھر غلاموں کی تجارت کا مرکز بن گیا۔ 27 فیصد عیسائی جبکہ 25 فیصد مسلمان ہیں، 17 لاکھ لوگ (Fan) خان زبان بولتے ہیں جبکہ 12 لاکھ یوروبا زبان بولتے ہیں۔ نوزائیدہ بچوں کی شرح اموات دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ Wald Life سے دلچسپی رکھنے والوں اور جنگلی درندوں کو اپنے اصل ماحول میں دیکھنے والوں کے لئے سفاری پارک موجود ہے۔

22 اپریل کو آقا کی آمد تھی دونوں اطراف چونکہ دونوں حکومتوں نے سرکاری پروٹوکال دے رکھی تھی اس لئے دونوں طرف سرحد کھول دی گئی تھی۔ ہم آزادانہ اِدھر سے اُدھر آتے جاتے رہے یہاں عزیزم امتیاز سے بھی ملاقات ہوگئی اور اس کو بتایا گیا کہ میں جمعہ کی نماز اور مسجد کے افتتاح کے فوراً بعد بینن سے نائجیریا آنے کے لئے سرحد پر آجاؤں گا امتیاز مجھے وہاں سے لے لے۔

بینن کے جلسہ میں ایک لطیفہ ہوگیا۔ جلسہ پر جانے کے لئے مجھے جس کار میں بٹھایا گیا اسی کار میں ایک ایسی چیز بھی تھی جو آقا سے پہلے جلسہ کے اسٹیج پر پہنچائی جانی ضروری تھی۔ قافلہ پولیس پروٹوکال میں ہم سے آگے نکل گیا جلسہ گاہ میں بھی کار کافی فاصلہ پر روک دینا پڑی اور دوڑ کر اسٹیج پر پہنچنے کی کوشش کی۔ ریتلی زمین اور دل کا مریض ہونے کی وجہ سے اسٹیج کے پیچھے پہنچنے تک حالت غیر ہو چکی تھی اس خیال سے کہ اگر فوری کہیں بیٹھ نہ گیا تو کچھ ہو سکتا ہے، اس لئے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب سانس درست ہوئی اور ہواس بحال ہوئے تو دیکھا میں بادشاہوں کے ایریا میں اُن کے درمیان بیٹھا ہوں۔ زہے قسمت زہے نصیب میرا یہاں بیٹھنا انتظامی لحاظ سے درست نہ تھا اس لئے باوجود اس کے کہ زمین پر بیٹھنا مشکل ہے کرسی چھوڑ کر نیچے بیٹھ گیا اور پورا جلسہ زمین پر بیٹھ کر گذارا۔ مگر یہ پہلی صف تھی اس لئے آقا کے قریب تر ہی تھی۔

نائجیریا

اور اب آتے ہیں افریقہ کے تاج، نائجیریا کی طرف جو ہر لحاظ سے اور ہر میدان میں چوٹی پر ہے۔ مگر نائجیرین اَپنے آپ کو نائجیرین کہلانا پسند کرتے ہیں نہ کہ افریقی۔ پاکستان کی طرح بار بار کی فوجی مداخلت نے اس ملک کو کرپشن میں دنیا کا نمبر ایک ملک بنا دیا ہے۔ چنانچہ بے ایمانی، امارت، غربت، تیل کی پیدوار، وسائل پیدا کرنے، وسائل ضائع کرنے ہر شعبہ میں پاکستان سے آگے نکل چکا ہے۔

ہم سرحد پر آئے بینن کی سرحد کلیئر ہونے کے بعد جب نائجیریا کے حصہ میں آئے تو یوں معلوم ہوا دنیا بدل گئی ہے۔ چار ملکوں میں پہلی بار ہیلتھ کارڈ چیک ہوا۔ ہر چیز مکمل تھی مگر دو غیر ملکی ہاتھ لگے تھے خالی کیسے چلے جائیں ابھی وہ مختلف بہانے اور چارجز ڈھونڈ ہی رہے تھے کہ امتیاز صاحب وہاں پہنچ گئے اور اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا اتنا وقار ہے کہ جب اس نے اتنا کہا کہ میرے انکل ہیں تو تمام رستے کھل گئے۔ ہم امتیاز کے ساتھ سرحد سے 30 کلومیٹر دور ILaro آ گئے۔ راستے میں برلب سڑک احمدیہ مساجد نظر آئیں لیکن اس شہر ILaro جس کی آبادی 30/40 ہزار ہے میں 13 احمدیہ مساجد ہیں بڑی اور خوبصورت ہر محلّہ میں۔

اگلے دن پھر سرحد پر گئے۔ ایک بار پھر استقبال کا موقع ملا۔ دونوں ممالک نے آقا کو State Guest کا درجہ دے رکھا تھا اس لئے سرحد کھول دی گئی۔ ہم کھلے بندوں اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر آتے رہے کیوں نہ ہو بادشاہ کا استقبال کرنے آئے تھے۔

احساس ذمہ داری

اب ہم قافلہ کے ساتھ Lagos جا رہے تھے۔ راستہ میں برلب سڑک ایک مسجد کا افتتاح کیا جانا طے تھا۔ نقاب کشائی کی تختی بھی برلب سڑک لگی ہوئی تھی۔ اور وقت کی کمی کی وجہ سے پروگرام یہی تھا کہ آقا تختی کی نقاب کشائی کر کے دُعا کرینگے اور آگے روانہ ہو جائینگے قافلہ اور مقامی لوگوں کا جم غفیر جمع تھا۔ افتتاح اور دُعا کے بعد اچانک آقا مسجد کے اندر چلے گئے ہجوم بھی اُن کے پیچھے پیچھے تھا۔ مسجد کا دروازہ بلاک ہوگیا۔ اب اس قائد یا منتظم جو بھی تھا اسکی حالت دیکھنے والی تھی اس کا حفاظتی حصار ٹوٹ چکا تھا مگر اسکی آنکھوں میں ایک قائدانہ چمک ابھری، ایک عزم بیدار ہوا اور نجانے اس میں کہاں سے اتنی ہمت آ گئی کہ وہ ایک خادم کو اُٹھاتا اور کھڑکی راستے اندر پھینکتا، دو منٹ میں وہ اتنے خدام اندر پھینک چکا تھا کہ انہوں نے اپنا حصار دوبارہ قائم کر لیا۔ میں اسکی اس ادا پر فریفتہ اور اس کے جذبہ محبت پر نثار تھا۔

گوسلو

لاگوس ایک بہت بڑا شہر ہے۔ شہر اور مضافات کی آبادی ایک کروڑ ہے (یاد رہے کہ نائجیریا کے 6 شہر اور ہیں جن کی آبادی 10 لاکھ سے زائد ہے) اس پر تیل کی دولت نے بجائے کوئی انڈسٹری لگانے کے وہاں بھی کسی شوکت کے مارے نے موبائل فونز اور کاروں کی درآمد کی بھرمار کر دی اور سڑکوں پر ان کی وسعت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا۔ گویا نائجیریا ترقی یافتہ بن چکا ہے۔ ہم قافلہ میں پولیس پروٹوکال میں لاگوس Lagos جا رہے تھے اگر ذرا بھی ہماری گاڑی فاصلہ کر لیتی اور کوئی غیر متعلقہ گاڑی اس خلا میں گھس جاتی تو ہمارے ایک مربی صاحب کے منہ سے فوراً نکلتا گوسلو آنے والا ہے۔ گوسلو سے بچنا ان کی گوسلو کی گردان سے ہم تو یہی سمجھے کہ گوسلو کسی شہر کا نام ہے اور کوئی خطرناک شہر ہے وہاں لوٹ مار ہوتی ہوگی جس سے بچنے اور قافلہ کے ساتھ ساتھ رہنے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ ڈرائیور نے جان بوجھ کر گاڑی اور آہستہ کر دی اور قافلہ آگے چلا گیا اس دوران گوسلو آ گیا۔ معلوم ہوا یہ Go Slow ایریا ہے کہ آہستہ چلیں اور ’’اس آہستہ چلیں،، کے علاقہ میں ٹریفک جام اتنا ہوتا ہے اور پھر پاکستان کی طرح بے صبرے ہو کر ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں ٹریفک گتھم گتھا ہو کر مزید جام ہو جاتا ہے اور اسی کو گوسلو کہتے ہیں۔

تب ہم نے درخواست کی کہ ازراہ کرم آپ خاموش ہو جائیں آپ سب لوگ جو اس گاڑی میں بیٹھے ہیں بہت قیمتی وجود ہیں آپکی بار بار کی ٹوکا ٹوکی کسی حادثہ کا سبب نہ بن جائے۔ ڈرائیور بہت ماہر تھا وہ نہ صرف پھر قافلہ کے قریب قریب پہنچ گیا بلکہ ایک قریبی Short Cut راستہ سے قافلہ سے پہلے منزل پر لے آیا۔ اس طرح ایک بار پھر ہم استقبالیوں میں شامل ہو گئے۔

احمدیہ سینٹر

جس جگہ ہم پہنچے مین روڈ پر ایک بہت بڑا اور بارعب دو منزلہ ہسپتال اور عالیشان مسجد گیسٹ ہاؤس اور رہائشی مکانات پر مشتمل ایک انتہائی پروقار بلکہ بارعب کمپلکس تھا۔ لاگوس Lagos کے عظیم الشان ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب ہیں۔ ہمارے ایک بزرگ ساتھی مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب جو ہم سے سینئر تھے بزرگانہ شفقت سے پیش آتے۔ کثیر العیال تھے اُن کے بیٹوں جن کے نام اُن کے نام کی مناسبت سے اکرام اللہ، حمید اللہ، سمیع اللہ، جیب اللہ، اعجاز اللہ، نعیم اللہ، ظفر اللہ تھے۔ جب تیسری نسل شروع ہوئی تو ان کے نام جری اللہ، رحیم اللہ، انعام اللہ وغیرہ رکھے گئے۔ ایک بار حمید اللہ مرحوم جس کا مزاج بہت ہی مزاحیہ تھا اور ہمارا بے تکلف دوست بھی اس کے ہاں بیٹا ہوا تو میرے ساتھ جاوید بسمل صاحب اور سیف علی صاحب اور مسعود احمد صاحب بھی تھے، مبارکباد دینے گئے بچے کا نام پوچھا تو حسب معمول اس کے نام کے ساتھ بھی اللہ لگا ہوا تھا۔ جس پر جاوید نے کہا حمید اللہ دیکھو میں ایک مشورہ دیتا ہوں کہ آئندہ اگر کوئی لڑکا ہو تو اس کا نام بس کر اللہ رکھنا اور پھر یہ لطیفہ بن گیا۔ نائجیریا میں مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب بڑے پیار سے ملے اور مجھے کہا چوہدری صاحب! آپ نے مجھے پہچانا؟ میں نے کہا جی ہاں پہچان لیا ہے آپکے بھائی حبیب اللہ صاحب سے تو جرمنی میں تقریباً روزانہ ہی گپ شپ ہوتی ہے مگر ڈاکٹر صاحب کو تسلی نہ ہوئی دوبارہ فرمایا آپ نے مجھے شکل سے تو پہچان لیا ہوگا مگر شاید نام نہ جانتے ہوں، میرا نام سمیع اللہ ہے اس پر میں نے بس کر اللہ والا لطیفہ سناتے ہوئے عرض کیا ’’کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اب میں نے آپکو یقیناً پہچان لیا ہوگا۔ وہ بھی اور مبلغ انچارج صاحب مکرم عبد الخالق نیر صاحب دونوں ہی بہت احترام کرتے رہے اور ہر طرح خیال رکھا اللہ اِن کو جزا عطا فرمائے۔

ہم اپنا پاسپورٹ امتیاز کے گھر چھوڑ آئے تھے جب امتیاز کو پتہ چلا تو اس نے بتایا کہ آپ اس گاڑی میں آئے ہیں جس پر احمدیہ جماعت کے سٹکرز لگے ہوئے ہیں اور یہاں کی پولیس یہ سٹکرز دیکھ کر گاڑی نہیں روکتی ورنہ آپ چند کلو میٹر بھی چیکنگ کے بغیر نہیں جا سکتے۔ جگہ جگہ پولیس چوکیاں ہیں اور ان کا روکنے کا مقصد ایک پاکستانی سے زیادہ کون جان سکتا ہے اس لئے بہتر ہے واپس گھر چلیں۔

باقی آئندہ انشاءاللہ

آپ کا نوازش نامہ ملا

جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء کے انعقاد کے بعد مہربان احباب کی طرف سے ہمیں یہ خطوط موصول ہوئے تھے۔بعض مجبوریوں کی وجہ سے ہم انہیں بر وقت شائع نہ کرسکے جس کے لئے قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔〈ادارہ〉

جاپان سے ایک مکتوب

احباب جماعت کی خدمت میں جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے بہت محبت بھرا ’’السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ‘‘۔

خاکسار کو پہلی مرتبہ جماعت جرمنی کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اس عظیم الشان جلسہ کی کامیابی پر دلی مبارکباد عرض ہے۔ خاص طور پر بہت ہی بہترین انتظامات اور صفائی اور شعبہ خوراک کے بہت ہی اعلیٰ جلسہ گاہ کے انتظامات دیکھ کر دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہے، الحمدللہ۔ خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی و افسر جلسہ گاہ، افسر صاحب جلسہ سالانہ اور تمام کارکنان کو جنہوں نے دن رات محنت کر کے اس پروگرام کو کامیاب بنایا ہے۔ سب کو بہترین مقبول خدمت دین کے لئے اخلاص میں دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، آمین۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی اس عظیم الشان جلسہ کی شاندار کامیابی پر دلی مبارکباد عرض ہے۔ آخر میں جماعت احمدیہ جاپان کی ترقی کے لئے اور تبلیغ کے میدان میں کامیابی کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ جاپان کو ترقیات سے نوازے، آمین۔

ولسلام خاکسار مبشر احمد زاہد، صدر مجلس انصار اللہ جاپان

ربوہ سے ایک مکتوب

بخدمت مکرم امیر صاحب، افسر صاحب جلسہ سالانہ جرمنی، عزیزم عطاء القدوس چغتائی صاحب، میزبان جلسہ سالانہ جرمنی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔

تمام خوش نصیب معزز و محترم شرکاء جلسہ سالانہ جرمنی کو دلی مبارکباد کے ساتھ خلافت احمدیہ کے صد سالہ جشنِ تشکر کے اس عہد ساز بابرکت تاریخی موقع پر تمام حاضرین اور ناظرین MTA کی خدمت میں ’’مبارک سو مبارک،، عرض ہے۔ اس دُعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ دنیائے احمدیت کے 193 ممالک کے احمدیوں کو بابرکت خلافت خامسہ کی دینی روحانی مُہمات میں نئی نئی روحانی عالمگیر فتوحات کے نئے نئے نظارے اور نقشے تا دیر دیکھنا ہمارا نصیب و مقدر کرے، آمین۔

لاریب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شمار نہیں۔ 2001ء کے مرکزی جلسہ سالانہ جرمنی میں اللہ تعالیٰ نے شرکت کا موقعہ عطا فرمایا تھا۔ (اس سال کاؤ گیٹ کی وبا کی وجہ سے انگلینڈ کا جلسہ سالانہ منعقد نہیں ہوا تھا) اس تاریخی جلسہ میں یورپ کے دل، مرکزی ملک جرمنی میں مسیح محمدیؑ کے غلام عشّاق افراد پچاس ہزار کی تعداد میں جمع ہوئے تھے۔ اُس جلسہ کی یادیں، دنیا بھر سے آئے ہوئے نمائندوں اور افریقی بادشاہوں سے باتیں اور پیارے حضور انور خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات اور ازراہ شفقت تصویر بنوانے کا لازوال شرف حاصل ہوا۔ ان تمام روح پرور، سرمایہ حیات ایمان افروز یادوں کے ساتھ آج سات سال بعد بھی یہ تمام کیفیت زندگی بخش روحانی ماحول جلسہ سالانہ جرمنی اب بھی اس احقر کو من ہائیم کی مئی مارکیٹ کے وسیع و عریض جلسہ گاہ میں پہنچائے ہوئے ہے۔ اور جسمانی عدم موجودگی کے باوجود جلسہ سالانہ جرمنی میں اس کی خود موجودگی کا سارا روحانی مزہ بفضل تعالیٰ MTA کے کے معجزہ کے زریعہ ہم اپنے گھروں میں بیٹھے اٹھا رہے ہیں اور مسیح محمدیؑ کا روحانی مائدہ آسمان سے اترنے والا اپنی جھولیوں میں بھر رہے ہیں۔ 2001ء کے جلسہ سالانہ جرمنی کے دوران اور بعد جماعت احمدیہ فرانس اور اسپین میں ہزار سال بعد تعمیر ہونے والی احمدیہ مسجد بشارت دیکھنے، وہاں اذان دینے اور نمازیں پڑھنے کی خدا تعالیٰ نے توفیق دی، الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام ملکوں کے احباب جماعت کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان کے ذاتی اور جماعتی کاموں کو آسان کر دے اور تمام نیک ارادوں اور تمناؤں میں ان کو بامراد فرمائے، آمین، ثم آمین۔

آخر میں تمام جماعت جرمنی، شرکاء جلسہ اور ناظرین و سامعین MTA عالمگیر کی خدمت میں مکرر ’’مبارک سو مبارک،، عرض ہے۔

والسلام خاکسار محتاج دُعا، منور شمیم خالد، ربوہ

بقیہ شہادت۔ کا خود حافظ و ناصر ہو۔ تمام خاندان اور ہم سب بہن بھائیوں کو اس صدمہ کو صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

آخر میں ہم تمام احبابِ جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ذاتی طور پر یا بذریعہ فون اس صدمہ میں تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(مظفر احمد چٹھہ، صدر جماعت Usingen۔ محمد انور چٹھہ، جنزل سیکرٹری لوکل امارت ہمبرگ۔ جرمنی۔)

خلیفہ بنانا خدا کا ہے کام

خلافت ہے اِک آسمانی نظام　　خلیفہ بنانا خدا کا ہے کام
کھڑے تھے کنارے پہ اِک آگ کے　　بچایا خدا نے ہمیں بھاگ کے
اِسی طرح دکھلاتا اپنے نشاں　　تا پائیں ہدایت جو ہیں طالباں

خلافت ہے اِک آسمانی نظام
خلیفہ بنانا خدا کا ہے کام

جو محروم ہیں اُن کو دیکھو ذرا　　ہے منزل کوئی ، نہ کوئی راہنما
جنہیں خیرِ اُمت مِلا تھا خطاب　　ہوئے بند اب علم و دانش کے باب
خلافت کی گر کرتے رہتے قدر　　نہ ہوتا کبھی بند اُن پہ یہ در

خلافت کا دل سے کرو احترام
خلیفہ بنانا خدا کا ہے کام

خلافت کے چھننے کے نقصان سے　　وہ رہنے لگے کچھ پشیمان سے
تو اُٹھنے لگے دل میں ارمان سے　　نہ سوچا کبھی عقل و اذہان سے
کوئی عزم سے پُر تھا سوڈان سے　　تھا طالب کوئی ارض افغان سے
کوئی ہند سے کوئی ایران سے　　تھی حاصل مدد اُن کو کفران سے
تھے جتنے بھی حیلے لئے آزما　　خلیفہ کوئی بھی بنا نہ سکا

خلافت نہیں ہے سیاسی نظام
خلیفہ بنانا خدا کا ہے کام

اکابر بھی بیٹھے تھے سر جوڑ کر　　سمجھتے تھے خود کو بڑے ذی اثر
نہ اموال کی تھی کمی ، نہ تھا ڈر　　بہت سے وسائل تھے حاصل مگر
کئے بند خلافت کے لئے اپنے در　　کیا خاطر دُنیا کی سب کچھ نظر

خلافت تو ہے آسمانی نظام
خلافت نہیں صرف نعروں کا نام

یہ پودا ہے خوں جس کو دینا پڑے　　فقط خواہشوں سے نہ پرواں چڑھے
اگر زیست میں ایسا وقت آپڑے　　خدا نہ کرے ہم کو کہنا پڑے
کہ لڑ جا کے تُو اور تیرا خدا　　اے مُوسیٰ کہ ہم تو یہاں ہیں کھڑے
صدیقی رہو تم تفرقہ سے باز　　کہ پنہاں اسی میں ہے طاقت کا راز

خلافت تو ہے ایک نعمت نظام
خلیفہ بنانا خدا کا ہے کام
خلافت تو ہے اک روحانی نظام
خلیفہ بنانا خدا کا ہے کام

خلیل احمد صدیقی، ہومبرگ سار، جرمنی

Vol. 14 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 1
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

نظام نو اور وصیت

خلاصہ تقاریر بر موقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء

تلخیص مرزا عبدالحق

مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنی تقریر میں بیان فرمایا کہ بساط عالم پر نظر دوڑائیں تو انسان دُنیا میں بڑا دکھی دکھائی دیتا ہے۔ انسانیت بلحاظ سیاسیات یا اقتصادیات تباہیوں کی دلدل میں پھنستی جا رہی ہے۔ امیر و غریب میں عدم توازن کے باعث دنیا کو دو عالمی جنگوں سے دوچار ہونا پڑا۔ اخلاقی اقدار کا انحطاط ہے۔ مقدس مذہبی روایات کی کارٹون اور ڈرامہ کی صورت میں اشاعت باوجود دوسرے مذاہب کی موجب دلازاری ہونے کے، آزادی تحریر و تقریر کے نام پر جائز قرار دیا جاتا ہے۔ اس تناظر میں باشعور انسان پکار اُٹھتا ہے کہ ایک زبردست انقلاب کی ضرورت ہے۔

انسانیت کے نجات دہندہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کا آخری پیغام یہ تھا کہ سب انسان برابر ہیں اور اب کمزوروں کا سہارا اسلام ہے۔ پس یہ نظام نو کی بنیاد ہی تو ہے۔ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ سے ایک روحانی انقلاب رونما ہوا جس سے عرب کے بیابانی ملک میں لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے۔ البتہ آپؐ کی پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ امت پر تاریک دور بھی آئے گا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بشارت بھی دی کہ احیاء اسلام کیلئے ایک پیارے کو مبعوث فرمائے گا۔ اس زمانہ میں مسلط پہاڑ جیسی سُپر پاورز کو ریزہ ریزہ کردے گا اور انہیں صاف چٹیل میدان بنادے گا پھر وہ داعی الی اللہ کی پیروی کریں گے۔ ان پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لانے کا دعویٰ فرمایا اور بشارت دی کہ سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر تازگی کا دن آئے گا۔ لہذا ''نظام نو'' کا یہ نقشہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے۔

اس داعی الی اللہ (علیہ الصلوۃ والسلام) نے 1905ء میں نظام وصیت کے اجراء سے نظام نو کی بنیاد رکھی۔

آنموصوف نے نظام الوصیت کی خوبیاں واضح کرتے ہوئے فرمایا:

اوّل۔ الوصیت ایک عالمی اقتصادی منصوبہ ہے۔ جو بلا تفریق سب انسانوں کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اس سے نہ صرف اسلام کا پیغام پہنچے گا بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کا خیال رکھا جائے گا۔ اس کے مطابق احمدی دنیا سے محبت کے ساتھ یہ مطالبہ ہوگا کہ اپنی جائیداد کا دسواں حصّہ یا تیسرے حصّہ تک مصالح اسلام کی اشاعت کے لئے دے دو۔ پھر اس قومی فنڈ سے قوم خاص طور پر غرباء کی خبر گیری کی جاسکے گی۔

دوئم۔ یہ انفرادی حق ملکیت اور عائلی نظام کا تحفظ ہے۔ جس سے مسابقت کی روح پروان چڑھتی ہے۔ جبکہ دوسری عالمی تحریکات کا اصول یہ ہے کہ جس قدر زائد مال ہو وہ جبراً لے لو۔ جس سے امراء کے دل میں حکومت اور غرباء کے خلاف نفرت پیدا ہوتی ہے۔

سوئم۔ الوصیت ایک رضا کارانہ نظام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو مقصد بالشوزم نے خون میں ہاتھ رنگ کر ادھورے طور پر کرنے کی کوشش کی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے پیار سے اسی مقصد کو زیادہ مکمل طور پر پورا کر دیا۔

چہارم۔ یہ نظام بین الاقوامی ہے۔ جبکہ سوشلزم اور بولشوزم محض ملکی سطح کے نظام ہیں۔ جن میں صرف قومیت کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ الوصیت کا قومی فنڈ ساری دنیا کے غریبوں پر خرچ ہوگا۔

پنجم۔ یہ نظام موصیان میں بشاشت قلبی اور سُرور پیدا کرتا ہے اگرچہ وہ غریب ہوں۔ دوسرے نظاموں میں جن پر ٹیکس لگتا ہے وہ ناخوش ہوتے ہیں۔

وصیت کے چندہ کی ابتدا جائیداد پر رکھی گئی تھی۔ غرباء رنجیدہ ہوئے تو حضورؑ نے آمدنیوں پر وصیت کی اجازت دے دی۔

فاضل مقرر نے فرمایا: الوصیت رسالہ کا مسوّدہ حضورؑ نے کمرہ سے باہر بھجوایا تو خواجہ کمال الدین صاحب پڑھنے لگے۔ ان کی نگاہ نے اسکے حسن کو ایک حد تک سمجھا۔ پڑھتے جاتے اور رانوں پر ہاتھ مار کر کہتے جاتے ''واہ اوئے مرزیا، احمدیت دیاں جڑاں لگا دتیاں ہن''۔

بعض لوگ جلد باز ہیں اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ نظام کب قائم ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ جس نے وصیت کی اُس نے اس نظام کی بنیاد رکھ دی جو اس کے اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ تحریک جدید کے ذریعہ اس نظام کا ایک چھوٹا سا نقشہ پیش کیا جا رہا ہے۔

آخر پر مکرم امام صاحب نے تحریک کی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق جس طرح احباب جماعت جرمنی کو سن 2008ء میں پچاس فیصد ٹارگٹ پورا کرنے کی توفیق ملی اسی طرح اب کوشش کریں کہ سو فیصد ہوجائے۔

باقی آئندہ انشاء اللہ

خبریں

کارٹیکس کے نئے قوانین

جرمنی میں جولائی 2009ء سے کار ٹیکس کے نئے قوانین نافذ کئے جا رہے ہیں۔ اب کار ٹیکس اُس کے انجن کی ساخت (ڈیزل یا پیٹرول) اور طاقت (PS) کے ساتھ ساتھ اس کے کاربن ڈائی اوکسائیڈ (CO_2) کے اخراج کے مطابق لگے گا۔

نئے قوانین کے تحت جو شخص Euro-4 سٹکر کی حامل نئی کار 30 جون 2009ء تک خریدے گا اُسے ایک سال تک اس کا ٹیکس معاف ہوگا۔ اور جو Euro5 سٹکر کی حامل نئی کار خریدے گا وہ 2010ء تک ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگا۔

نجی اداروں کو قومیانے کا قانون

حکومت جرمنی آجکل ایسا قانونی مسوّدہ تیار کر رہی ہے جس کے ذریعہ اُسے مالیاتی بحران سے متاثر نجی اداروں کو قومیانے کا حق حاصل ہوجائے گا۔

اقوام متحدہ میں جرمنی پر تنقید

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی کونسل نے جرمنی میں نسل پرستی اور غیر ملکیوں کے خلاف تشدد کے واقعات کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ جینوا میں جاری کونسل کے اجلاس میں رکن ممالک، خاص طور پر ایران، کیوبا اور روس نے جرمنی میں انسانی حقوق کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کانفرنس میں شریک جرمن نمائندگان نے ان مسائل کا اعتراف کیا ہے۔ جرمنی میں انسانی حقوق کی تنظیموں اور حزب اختلاف نے کہا ہے کہ حکومت کو تارکین وطن کے لئے پالیسی کو بہتر بنانا ہوگا۔ (ڈی ڈبلیو)

مہاجرین کو کام سکھانے کی پالیسی

جرمنی کے مرکزی صنعتی کام سکھانے والے ادارے نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ وہ دنیا بھر سے آئے ہوئے مہاجرین نو جوانوں کو ہاتھ سے کام سکھانے کی پالیسی پر زور و شور سے عمل کر رہے ہیں۔ جرمنی میں کاریگروں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اس کی سخت ضرورت ہے۔

ٹریفک کے نئے قوانین

جرمنی میں اب ٹریفک کے نئے قوانین کا نفاذ ہو گیا ہے جس کے تحت اب خلاف ورزی کرنے والوں کو پہلے کی نسبت تقریباً دوگنا جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

موبائل فون کے لئے پروگرام

کار چلاتے ہوئے موبائل فون سننا ٹریفک کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے اور حادثات کا باعث بن جاتا ہے۔ اکثر ممالک میں اس پر پابندی عائد ہے۔ عوام اس کی پابندی کرتے بھی ہیں مگر اس وقت مشکل پیش آجاتی جب والدین کو ان کے بچے اسکول سے فون کرتے ہیں۔ اب ایک کمپنی نے ایسا پروگرام نکالا ہے جس سے چلتی کار میں سوار کسی شخص کے لئے فون سننے کو روکا جاسکے گا۔ یہ سسٹم GPS کے ذریعہ کام کرے گا۔ فون آنے پر یہ سسٹم کار کی رفتار کو محسوس کرتے ہی فون کرنے والے کو یہ پیغام دے گا کہ آپ کا فون نہیں سنا جاسکتا کیونکہ جس سے آپ بات کرنا چاہتے ہیں وہ کار پر سوار ہے۔ اس سسٹم میں ایک کمی یہ ہے کہ یہ کار چلانے والے اور ساتھ سوار میں فرق نہ کرسکے گا کیونکہ یہ کار کی رفتار کو محسوس کرکے اپنا کام شروع کردے گا۔ ایک اور کمپنی ایسا پروگرام بنانے میں مصروف ہے۔ جس سے بچے اپنے اسکول میں موبائل فون استعمال نہ کرسکیں گے۔ اسکول سے باہر نکلنے پر یہ خود بخود کام شروع کردے گا۔ یہ پروگرام بھی GPS سسٹم کے ذریعہ کام کرے گا، اور اسکول کے علاقہ کو محسوس کرکے بند ہوجائے گا۔

پرانی کار پھینکنے پر انعام

حکومت جرمنی نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی پرانی کار پھینک کر نئی کار خریدے گا تو اس کو 2500 یورو ادا کئے جائیں گے۔ یہ سہولت ایک سال کے لئے ہو گی۔ اس کی شرائط میں یہ بھی شامل ہوگا کہ پُرانی کار کم از کم ایک سال سے اس شخص کے نام پر رجسٹر ہو۔

یہودیوں کا احتجاج

یہودیوں کی جرمنی میں مرکزی کونسل نے حکومت کی طرف سے منعقدہ ایک تقریب کا بائیکاٹ کیا ہے جو نازی دور میں ہولوکاسٹ کی یاد میں منعقد کی جارہی تھی۔

ایک اخباری بیان میں کونسل کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ یہ بائیکاٹ ملک میں یہودیوں کے خلاف بڑھتی ہوئی نفرت کے احتجاج کے طور پر کیا گیا ہے۔

پچاس ملین یورو کی امداد

جرمن حکومت نے ملکی معیشت کو مضبوط کرنے کے لئے پچاس ملین یورو کے امدادی پیکج کا اعلان کیا ہے۔ یاد رہے کہ مالی نظام کو دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ سب سے بڑا دھچکا لگا ہے۔